بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲ ر رمضان ۱۳۹۲ھ ۱۱ر اخاء ۱۳۵۱ ہش ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰-ر اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کو سر درد کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام اور باقاعدگی کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰-ر اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کیلئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل تاحال بعارضہ فالج بیمار ہیں حالت کچھ بہتر ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ضروری تصحیح

الفضل ۱۰ر اخاء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر بموقع اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا جو خلاصہ شائع ہوا ہے اس میں ایک افسوسناک غلطی ہوگئی ہے۔ حضور نے سورۃ التین میں بیان کردہ جن چار انقلابات کا ذکر فرمایا تھا۔ ان میں سے تیسرے انقلاب کے ذکر میں (صفحہ ۶ کالم ۲ میں) سہواً البلد الامین یعنی خانہ کعبہ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے بتایا تھا۔ تیسرے انقلاب کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور سے تھا جس کی طرف طور سینین کہہ کر اشارہ کیا گیا ہے۔ البلد الامین میں تیسرے انقلاب کا نہیں بلکہ چوتھے عظیم انقلاب کا ذکر ہے۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا۔

ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا ۸۰واں جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ر دسمبر بروز منگل، بدھ، جمعرات ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

احباب ابھی سے اس عظیم روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اپنے سنجیدہ اور ذی علم غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا اللہ تعالیٰ کو شناخت کرنے کا بڑا بھاری ذریعہ ہے

جو لوگ قبولیتِ دُعا کے قائل نہیں ہیں اُنکے پاس ہستی باری تعالیٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کی یہ زبردست دلیل اور اس کی ہستی پر بڑی بھاری شہادت ہے کہ محو و اثبات اُس کے ہاتھ میں ہے۔ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ۔ دیکھو اجرام سماوی کیسے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں، اور ان کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھکے پڑے ہیں اور انہوں نے ان میں صفات الٰہیہ کو مان لیا۔ جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پُوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں، کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چھپتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ کہیں بھی تو وہ اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دُعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے۔ تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں ہے۔ ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دُعا قبول ہو اور کرنیوالے امر کو کرے اور نہ کرنیوالے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیت دُعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دُعا کے قائل نہیں ہیں اُنکے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دُعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا، وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اُسوقت تک دُعا کرتا رہے جبتک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اُسکو نہ آجاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۴ و ۲۰۵)

(پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ؛ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اخاء ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کا مبارک مہینہ

رمضان کا مبارک مہینہ اپنی تمام برکات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان برکات سے مستفید ہوتے ہیں۔ دُعاؤں اور عبادات اور تلاوت قرآن پاک کے ذریعے اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو پُورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔

یہ محاسبۂ نفس کا مہینہ ہے۔ اپنی اخلاقی اور رُوحانی کمزوریوں کو دُور کرکے دُعاؤں۔ عبادات اور صدقہ و خیرات کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے ذاتی تعلق قائم کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے ایّام ہیں اور ان اجتماعی ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برآ ہونے کے دن ہیں جو ایک اسلامی معاشرہ کا فرد ہونے کی حیثیت میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں میں دُکھی انسانیت کی بے لوث خدمت اور غرباء کی ہمدردی کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں رمضان کے روزوں کا حکم دیتے ہوئے جہاں انسان کو اس کی اخلاقی اور روحانی کمزوریوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے مسکین اور قابلِ امداد بندوں کو کھانا کھلانے اور اس طرح ان کی مدد کرنے کا بھی خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (البقرہ)

یعنی اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (اپنی روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ سو تم (روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری) کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اسکی (یعنی فدیہ رمضان کی) طاقت رکھتے ہوں ایک مسکین (انسان) کا کھانا دینا (بطور فدیہ رمضان کے) واجب ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر رمضان المبارک کے مقاصد میں اصلاحِ نفس اور غرباء کی مدد کا ذکر فرمایا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہی دو چیزیں ہیں جن پر (اس زمانہ میں بالخصوص) دنیا کی اصلاح اور اس کی اخلاقی اور رُوحانی اور مادی ترقی کا دار و مدار ہے۔ لوگ دُوسروں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے تمام حقوق ہمیں دیں اور ہمارے ساتھ انصاف اور احسان و مروّت کا سلوک کریں لیکن خود اپنے نفس کی کمزوریوں کا محاسبہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کو ادا کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ اصلاح احوال کی اولین شرط یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذاتی ذمہ داری اور فرائض کو ادا کرے کہ اجتماعی اصلاح کی یہی بہترین صورت ہے اور رمضان المبارک اس کے لئے ایک نہایت عمدہ موقع فراہم کرتا ہے۔ جس میں علاوہ دیگر بہت سے امور کے ہمیں یہ سبق بھی دیا گیا ہے کہ خدا کی رضاء کی خاطر اور لوگوں کی خدمت کے لئے اپنے جائز حق بھی چھوڑنے کے لئے آمادہ رہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

(ترجمہ) روزہ مومن کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو وہ ہرگز بیہودہ باتیں نہ کرے، نہ شور و شر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ بھی کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ اس کے جواب میں ایسا نہ کرے بلکہ صرف یہ کہدے کہ میں تو روزہ سے ہوں۔ پھر ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اُسکے بھوکا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔ یعنی اصلاح نفس کے بغیر روزہ رکھنا فضول ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یُوں تو عام دنوں میں بھی ہمیشہ ہی صدقہ و خیرات کا اہتمام فرماتے تھے اور خدا کے غریب اور مسکین بندوں کی مدد کرتے تھے لیکن رمضان المبارک میں تو آپؐ کے صدقہ و خیرات کی رفتار یُوں ہوتی تھی، گویا تیز ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو جو تھمنے کا نام نہ لے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات اور حضورؐ کا اسوۂ حسنہ صاف بتاتا ہے کہ اصلاحِ نفس کے ذریعہ تعلق باللہ کے حصول اور غرباء کی مدد کے لئے صدقہ و خیرات کا خاص اور گہرا تعلق رمضان سے ہے اسلئے رمضان کے مبارک مہینہ میں ان امور کا خاص طور پر ہمیں خیال رکھنا چاہیئے تاکہ ہم اس کی برکات سے بھرپور حصہ لے سکیں۔ محاسبۂ نفس اور ذاتی تربیت و اصلاح کا عبادات اور دُعاؤں سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے ان ایّام میں غیر معمولی عبادات اور پُرسوز دُعاؤں کا التزام بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی توفیق کے بغیر انسان اپنی اصلاح پر بھی قادر نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں انسان بھُوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایّام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ رہ کر ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوّت ملتی ہے، ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔"

(لیکچر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ صفحہ ۴۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ انہی برکتوں کا مہینہ ہے جو تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں کہتے ہیں کہ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ۔ جسے اللہ تعالےٰ زندگی اور صحت میں رمضان دکھائے، اُس کا فرض ہے کہ وہ رمضان سے فائدہ اُٹھائے۔ اس لئے جو شخص بھی رمضان میں زندہ ہو اور صحت مند ہو وہ رمضان کے روزے رکھے اور دیگر عبادات بجا لائے۔ کیونکہ رمضان کی عبادت محض یہ نہیں کہ انسان بھُوکا رہے، اس سے خدا کو یا خدا کے بندوں کو کیا فائدہ۔ اگر کوئی شخص اس بھُوکا رہنے کی حکمت کو نہیں سمجھتا اور اس کے لوازم کو ادا نہیں کرتا۔

رمضان کے مہینہ میں ہم خاص طور پر قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ روزے بھی رکھے، نوافل بھی ادا کرے، غرباء کا خیال بھی رکھے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے۔ اپنے بھائیوں کی غمخواری اور اُن سے ہمدردی بھی کرے۔ تمام بنی نوع انسان سے محبّت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دُوسرے جوارح کو اُن اعمال سے بچائے رکھے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔"

(الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

اس دفعہ رمضان کے مبارک مہینہ میں ہمیں غلبۂ اسلام اور جماعت کی ترقی کے علاوہ پاکستان کی سلامتی اور استحکام کیلئے بھی خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ ملک کو اسوقت بہت سے خطرات درپیش ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملک کے استحکام کے لئے دعاؤں اور صدقات کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے اہم مسائل

(محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ناظم افتاء ربوہ)

(۳)

زمینداروں کا روزہ

زمیندار کہتے ہیں کہ ہمیں کام سخت کرنا پڑتا ہے ہم روزہ نہیں رکھ سکتے۔ سو ان کو معلوم ہو کہ ان کا جو کام ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے لئے جسمانی تکلیف کم ہو گئی ہے اس سخت کام کے باعث ان کے پٹھوں کی حس کم ہو گئی ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ ایک دماغی کام کرنے والا اگر اپریشن کرائے تو اس کے لئے کلوروفارم کی ضرورت ہوتی ہے اور زمیندار کہہ دیتا ہے کہ کلوروفارم کی ضرورت نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ دماغی کام کرنے والے کی حس تیز ہوتی ہے اور اس کی کمزور۔ پس جو دماغی کام کرنے والے ہیں وہ اس محنت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے دھوپ سے بچ کر کام کرتے ہیں اور زمینداروں کو جسمانی کام کرنا پڑتا ہے اس لئے اگر وہ روزہ رکھیں تو ان کی سختی پسند حالت کے باعث ان کے لئے کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے والا پڑھ کر کمزور ہو گیا ہے اور زمیندار کو اس کا کام مضبوط بنا رہا گیا ہے اس لئے اس قدرت کے سامان کے ماتحت زمینداروں کے لئے بھی روزہ کچھ مشکل نہیں۔

(الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۲۰ء)

نماز تراویح

(ا)۔ قیام رمضان جسے عوام الناس تراویح کہتے ہیں کوئی الگ نماز نہیں، وہی تہجد کی نماز ہے جسے متقی مسلمان بارہ مہینے پڑھتے ہیں ہاں رمضان میں زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔ اول طریق یہ ہے کہ تہجد اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

(ب):۔ لیکن عام طور پر یہی مناسب ہے کہ اگر کوئی حافظ میسر ہو تو سحری کھانے سے پہلے پچھلی رات باجماعت ادا کر لیں۔ کیونکہ بعض لوگ اکیلے پڑھنے میں سستی کرتے ہیں۔

(ج):۔ اگر پچھلی رات نہیں پڑھی جا سکتی تو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں صحابہ کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا تھا۔

(د):۔ ۱۱ رکعت مع وتر۔

(ھ):۔ تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے بعض لوگ جو ان کو دو الگ الگ عبادتیں خیال کر کے دونوں کو ادا کرتے ہیں یہ غلطی ہے۔

(الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء)

(و):۔ رمضان شریف میں تراویح کے لئے کسی غیر حافظ کا قرآن دیکھ کر حافظ کو بتلانے کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے فرمایا "میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ اس کے متعلق نہیں دیکھا۔ اس پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔ جائز ہے تو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے یہ انتظام بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شخص تمام تراویح میں بیٹھ کر نہ سنتا رہے بلکہ چار آدمی دو دو رکعت کے لئے بیٹھیں۔ اس طرح ان کی بھی چھ چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔

عرض کیا گیا کیا فقہ اس چیز کو جائز ٹھہراتی ہے؟

فرمایا:۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ لوگوں کو قرآن کریم سننے کی عادت ڈالی جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ تو ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے ہے جیسے کوئی کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر ہی پڑھ لے یا جس طرح کسی شخص کے کپڑے کو غلاظت لگی ہو اور وہ اسے دھو نہ سکے تو اسی طرح نماز پڑھ لے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں بلکہ ضرورت کی بات ہے

(الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۳۰ء)

(ز):۔ حضرت عائشہؓ کے خادم ذکوان نماز تراویح کی امامت میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھتے تھے اور حضرت عائشہؓ ان کے پیچھے نماز پڑھتیں اور قرآن کریم سنتیں۔

(کشف الغمہ ص ۱۴۶)

سوال:۔ نماز تراویح کتنی رکعت پڑھنی چاہیئے۔ آٹھ، بیس یا چھتیس۔

جواب:۔ ہمارے نزدیک نماز تراویح نماز تہجد کا ہی بدل ہے اور اس کے متعلق سنت طریق جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عمل فرمایا وہ آٹھ رکعت ہی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ہمیشہ آٹھ رکعت ہی تہجد پڑھا کرتے تھے۔ باقی اگر کوئی بیس یا چھتیس رکعت پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نفل نماز ہے۔ تاہم حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مسلک بیس رکعت ہے اور حضرت امام مالکؒ کا چھتیس رکعت کا۔ جماعت احمدیہ آٹھ مع تین وتر کل گیارہ رکعت کے مسلک کو ترجیح دیتی ہے کہ یہ مستند روایتوں کے بھی مطابق ہے۔ اس میں سہولت بھی ہے۔ قیام کے لمبا کرنے اور قرآن پاک کے زیادہ پڑھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

سوال:۔ تہجد اور نماز تراویح ایک ہی نماز کے دو نام ہیں یا یہ الگ الگ نمازیں ہیں۔ اگر یہ ایک نماز ہے تو پھر بیس رکعت کے کیا معنی؟

جواب:۔ تہجد اس نماز کو کہتے ہیں جو رات کے پچھلے حصہ میں انسان نیند سے بیدار ہو کر پڑھتا ہے رمضان المبارک کی فضیلت اور عوام میں قرآن پاک سننے کے ذوق کو فروغ دینے کی بناء پر حضرت عمرؓ کی تلقین کے مطابق رات کے اول حصہ میں اس نماز کا رواج پڑا اور اسی نماز کا نام تراویح مشہور ہوا کیونکہ چار رکعت ادا کرنے کے بعد کچھ دیر سستانے اور ٹھہرے رہنے کی ہدایت ہے۔ باقی رہی رکعت کی تعداد تو جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ آٹھ رکعت ہی مسنون ہے۔ ہاں اگر کوئی چاہے تو بیس بھی پڑھ سکتا ہے۔ جب ایک نماز ہے ہی نفلی تو اس بارہ میں کچھ یہ شدت کیوں کہ اتنی رکعتیں چاہئیں یا اتنی۔ نفل کی تو جس قدر رکعتیں انسان چاہے پڑھ سکتا ہے۔

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ تو یہی ہے کہ آپؐ بالعموم رمضان اور غیر رمضان میں رات کی نماز آٹھ رکعت تہجد اور تین وتر سے ہی پڑھتے تھے۔ البتہ گاہے بگاہے بیس رکعت پڑھنے کی بھی ہدایت ہے۔ باقی بعض صحابہ کرامؓ اور کئی ایک بعد کے مسلمان ۲۰، ۳۶، ۴۰ اور ۴۷ تک بھی پڑھ لیتے تھے۔ دراصل اس تفاوت کا تعلق قرأت کے لمبا اور چھوٹا کرنے اور سہولت بہم پہنچانے سے ہے نہ کہ کسی نص سے۔ چنانچہ علامہ شوکانی نیل الاوطار میں ان تمام روایات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"الحاصل ان الذی دلت علیہ احادیث الباب وما یشابهها وهو مشروعية القيام في رمضان والصلوٰة في جماعة وفرادى فقصر الصلوٰة المسماة بالتراويح على عدد معين وتخصيصها بقراءة مخصوصة لم يرد به السنة۔ (نیل ج ۳)

یعنی مختلف احادیث سے جو بات ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ رمضان کی راتوں میں زیادہ دیر تک جاگ کر نفل نماز پڑھنی چاہیئے۔ یہ نماز باجماعت بھی ہو سکتی ہے اور علیحدہ علیحدہ بھی۔ باقی اس نماز کی رکعات کی تعداد کیا ہو اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ تو کوئی صریح ارشاد موجود ہے اور نہ ہی آپؐ کے عمل میں گیارہ رکعت سے زیادہ کی کوئی سنت موجود ہے۔

سوال:۔ رمضان کے مہینہ میں اگر مغرب کی نماز میں بارش ہو رہی ہو تو کیا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں۔ جب کہ تراویح کا باقاعدہ انتظام ہو؟

جواب:۔ رمضان کے مہینہ میں ضرورت کے پیش نظر بمطابق فیصلہ حاضر احباب مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر تراویح پڑھنا ہو تو جمع کرنے کے معاً بعد بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ اصولاً اس تقدیم و تاخیر میں کوئی شرعی امر مانع نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسی صورت میں کچھ دیر کر کے عشاء کے وقت کے قریب دونوں نمازیں جمع کی جائیں اور پھر تراویح کی نماز ادا ہو۔

سوال:۔ رمضان المبارک کی تراویح میں ختم قرآن پاک کے بعد حافظ صاحب کم و بیش ۲ رکوع دو دو رکوع شروع سے پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔

جواب:۔ ایسا تفاؤل کے طور پر کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ رمضان میں پھر قرآن پاک سنانے کی توفیق دے۔ تاہم یہ کوئی سنت نہیں اور نہ ہی ایسا کرنے کا حکم ہے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو بھی حرج نہیں۔

سوال:۔ ۲۷ رمضان المبارک یا کسی اور دن ہمارا ایک ہی دن میں قرآن کریم ختم کرنے کا رواج ہے۔ بعض اوقات ایک ہی آدمی رات بھر میں کرتا ہے یا بعض آدمی مل کر قرآن کریم کے حصے کر کے ختم کرتے ہیں۔

جواب:۔ بعض لوگ جو ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کرنا فخر سمجھتے ہیں وہ درحقیقت لاف مارتے ہیں۔ دنیا کے پیشہ ور لوگ بھی اپنے اپنے پیشہ پر ناز کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس طریق سے قرآن ختم نہیں کیا بلکہ چھوٹی چھوٹی سورتوں پر آپؐ نے اکتفا کیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبداللہ آتھم سے متعلق پیشگوئی

محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی فاضل ربوہ

(۲)

آتھم کی مضطربانہ کیفیت اور اس کے ہم وغم کا ذکر کرتے ہوئے آگے چل کر حضور نے مزید تحریر فرمایا:-

"مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا کہ اس نے پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی مخالفت کی بنیاد پر کی گئی تھی اور خدا تعالیٰ کے الہام نے بھی مجھ کو یہی خبر دی کہ ہم نے اس کے ہم وغم پر اطلاع پائی۔ یعنی وہ اسلامی پیشگوئی سے خوفناک حالت میں پڑا اور اس پر رعب غالب ہوا اس نے اپنے افعال سے دکھلا دیا کہ اسلامی پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اس کے دل پر ہوا اور کیسی اس پر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دل کی حیرت غالب آگئی اور کیسے الہامی پیشگوئی کے رعب نے اس کے دل کو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا۔ یہاں تک کہ وہ سخت بے تاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر ایک جگہ ہراساں اور ترساں پھرتا رہا اور اس مصنوعی خدا پر اس کا توکل نہ رہا جس کو خیالات کی کجی اور ضلالت کی تاریکی نے الوہیت کی جگہ دے رکھی ہے وہ کتوں سے ڈرا اور سانپوں کا اس کو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانوں سے بھی اس کو خوف آیا اس پر خوف اور وہم اور دل سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پوری ہیبت اس پر طاری ہوئی اور وقوع سے پہلے ہی اس کا اثر اس کو محسوس ہوا اور بغیر اس کے کہ کوئی امر قسر سے اس کو نکالے آپ ہی ہراساں اور ترساں اور پریشان اور بے تاب ہو کر شہر بشہر بھاگتا پھرا اور خدا نے اس کے دل کا آرام چھین لیا اور پیشگوئی سے سخت متاثر ہو کر سراسیموں اور خوف زدوں کی طرح جا بجا بھٹکتا پھرا اور الہام الٰہی کا رعب اور اثر اس کے دل پر ایسا مستولی ہوا کہ اس کی راتیں ہولناک اور دن بے قراری سے بھر گئے اور حق کی مخالفت کی حالت میں جو جو دہشتیں اور قلق اس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکھتا ہے یا ظن رکھتا ہے کہ شاید عذاب الٰہی نازل ہو جائے یہ سب علامتیں اس میں پائی گئیں اور وہ عجیب طور پر بے چینی اور بے آرامی جا بجا ظاہر کرتا رہا اور خدا تعالیٰ نے ایک حیرتناک خوف اور اندیشہ اس کے دل میں ڈال دیا کہ ایک پات کا کھڑکا بھی اس کے دل کو صدمہ پہنچاتا رہا اور ایک کتے کے سامنے آنے سے بھی اس کو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اس کو چین نہ پڑا اور ایک سخت ویرانی میں اس کے دن گذرے اور اس پر پراگندگی اور پریشانی اور بے تابی اور بے قراری نے اس کے دل کو گھیر لیا اور ڈرانے والے خیال رات دن اس پر غالب رہے اور اس کے دل کے تصوروں نے عظمت اسلامی کو رد نہ کیا بلکہ قبول کیا۔ اس لئے وہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینے میں دھیما ہے اور انسان کے دل کے خیالات کو جانچتا اور اس کے تصورات کے موافق اس سے عمل کرتا ہے اس نے اس کو اس صورت پر نہ پایا جس صورت میں فی الفور کامل وعید کی سزا یعنی موت بلا توقف اس پر نازل ہوتی اور ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب اس وقت تک تھما رہے جب تک کہ وہ بے باکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے اور الہام الٰہی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا تھا کیونکہ الہامی عبارت میں شرطی طور پر عذاب موت آنے کا وعدہ تھا نہ مطلق بلا شرط وعدہ

لیکن خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے افعال سے اور اپنی حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراساں دل سے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کی قسم ہے جو الہام الٰہی کے استثنائی فقرہ سے کسی قدر تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو رد نہیں کرتا بلکہ اس کا خوف اس پر غالب ہوتا ہے وہ ایک طور سے اسلام کی طرف رجوع کرتا ہے .... اور اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا مگر عذاب دنیوی میں بے باکی کے دنوں تک ضرور تاخیر ڈال دیتا ہے۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۵-۶)

اس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے عیسائیوں کو مباہلہ کی بھی دعوت دی کہ اگر عیسائیوں کو عبداللہ آتھم کے خوف دہراس اور پیشگوئی کی ہیبت سے لرزہ براندام ہونے سے انکار ہے اور وہ پیشگوئی کی سچائی تسلیم نہیں کرتے تو ہم فریقین ایک میدان میں جمع ہوں اور ایک عام جلسہ میں مسٹر آتھم یہ اعلان کریں کہ میں ہرگز نہیں ڈرا اور میں بانی اسلام کو حسب سابق ناحق پر سمجھتا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام ابنیت اور الوہیت پر یقین رکھتا ہوں اور اگر میں نے حقیقت کو چھپایا ہے اور خلاف واقعہ اقرار کیا ہے تو اے خدا مجھ پر ایک ہی برس کے اندر عذاب موت نازل کر۔ حضور نے فرمایا اگر آتھم تین مرتبہ قسم کھا کر اور میرے الہام اطلع اللہ علی ھمہ وغمہ کا ذکر کر کے کہدیں کہ یہ الہام جھوٹا ہے میں ہرگز خوفزدہ نہیں ہوا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا ہے اور یہ الہام سچا ہے تو اے خدا مجھ پر سخت عذاب نازل فرما اور اسی عذاب میں مجھے موت دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی قسم کھانے پر ایک ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا پھر دوسرے اشتہار میں یہ رقم دوگنی اور تیسرے اشتہار میں تگنی اور چوتھے اشتہار میں چار گنا یعنی چار روپیہ کر دی مگر آتھم کو جرأت نہ ہوئی کہ اس کے لئے آمادہ ہو۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خدا پر اس قدر یقین تھا کہ آپ نے آتھم کو مخاطب کرتے ہوئے بڑی تحدی سے فرمایا کہ:-

"اگر تاریخ قسم سے ایک سال تک زندہ سالم رہا تو وہ اس روپیہ ہوگا اور پھر اس کے بعد یہ تمام قومیں مجھ کو جو سزا چاہیں دیں اگر مجھ کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کریں تو میں عذر نہیں کروں گا اور اگر دنیا کی سزاؤں میں سے مجھ کو وہ سزا دیں جو سخت تر سزا ہے تو میں انکار نہیں کروں گا اور خود میرے لئے اس سے زیادہ کوئی رسوائی نہیں ہوگی کہ میں ان کی قسم کے بعد جس کی میرے ہی الہام پر بنا ہے جھوٹا نکلوں۔"

(ضیاء الحق صفحہ ۶۹)

مگر آتھم قسم کھانے پر آمادہ نہ ہوا اور اس قسم کے عذرات کرتا رہا کہ ہمارے مذہب میں قسم جائز نہیں۔ حضور علیہ السلام نے اسے جواب دیا کہ یہ محض تمہارا بہانہ ہے تمہارے بزرگ قسمیں کھاتے رہے۔ پولوس نے قسم کھائی پطرس نے قسم کھائی زبور میں لکھا ہے کہ جھوٹا ہے جو قسم نہیں کھاتا۔ لیکن آتھم موت کا یہ پیالہ پینے پر آمادہ نہ ہوا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر آتھم کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے تو وہ قسم کے لئے آمادہ نہیں ہوگا حضور کا یہ ارشاد درست ثابت ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آتھم کے رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ:-

"یہ کنارہ کشی (یعنی آتھم کا قسم سے پہلو تہی کرنا) بے سود ہے کیونکہ خدا تعالیٰ مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑتا... آتھم اس جرم سے بری نہیں ہے کہ اس نے حق کو علانیہ طور پر زبان سے ظاہر نہیں کیا۔"

(ضیاء الحق صفحہ ۲)

نیز اشتہار انعامی چار ہزار میں تحریر فرمایا "اب اگر آتھم صاحب قسم کھا لیویں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفا کر کے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا اور وہ دن نزدیک ہیں دور نہیں۔"

چنانچہ حضور کا یہ ارشاد حرف بحرف پورا ہوا اور آتھم جس نے خوف اور خشیت کا اظہار کر کے خدا تعالیٰ کے رحم اور ستاری سے عارضی فائدہ اٹھایا تھا وہ اس فائدہ کی مدت کو لمبا نہ کر سکا اور حق کو چھپانے کا مجرم بن کر ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور خدا تعالیٰ کی تقدیر مبرم کا شکار ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "انوار الاسلام" میں تحریر فرمایا تھا کہ "ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب اس وقت تک تھما رہے جب تک کہ وہ بے باکی اور شوخی سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب تک آتھم ڈرتا رہا خدا تعالیٰ نے اس کی جان بخشی فرمائی لیکن جب اس نے خدا تعالیٰ کے رحم کے مقابلہ میں شوخی دکھائی اور حق بات کے اقرار سے انکار کر کے کلام الٰہی کو جھٹلایا تو اس کی یہ گستاخی اس کی ہلاکت کا پیغام بن گئی اور ہمیشہ کے لئے اس ہاویہ میں جا گرا جس میں گرنے کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مباحثہ کے ختم ہونے کے آخری دن فرمائی تھی اور اس طرح آتھم نے اپنی موت سے عیسائیت کے باطل اور اسلام کے حق ہونے پر مہر کر دی۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

اعلان برائے ڈیزائن مونوگرام

صیغہ دار الضیافت کے لئے مونوگرام بنانا درکار ہے۔ اس لئے جماعت کے آرٹسٹ صاحبان سے التماس ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل رؤیا اور الہام کے مدنظر مونوگرام کے ڈیزائن بنا کر بھجوائیں۔

۱۔ "یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے"

۲۔ یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر

۳۔ منارۃ المسیح بھی ہماری جماعت کا ایک نشان ہے۔ اس کو بھی مدنظر رکھ لیا جائے اور اس سلسلہ میں خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

مرزا انور احمد

افسر دار الضیافت ربوہ ضلع جھنگ

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۱/۱۰/۷۲ یوم بدھ۔ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (دفتر خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لاویں۔ کم از کم معیار بھرتی۔ قد پانچ فٹ چار انچ، چھاتی ۳۲-۳۳، وزن ۱۰۷ پونڈ، تعلیم پانچ جماعت، عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک۔ (ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوٹھی برائے فروخت

نہایت پختہ نئی خوبصورت کوٹھی مع تین بیڈ روم ایک ڈرائنگ روم ایک سٹور برآمدہ کچن فرش تمام چپس اٹیچ باتھ فلش سسٹم آر سی سی لینٹر پانی ٹیوب ویل سسٹم بجلی تمام سیمنٹ۔ اہم ضرورت کے تحت نہایت مناسب قیمت پر فروخت کی جا رہی ہے۔ قیمت بالمشافہ طے کریں۔

سید رشید احمد شاہ دار النصر غربی ربوہ

حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں ... اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلا جانا ہمارا اوّلین فرض ہے تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں۔ ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے"

اس وقت اسلام پر بہت ہی نازک وقت آیا ہوا ہے۔ اور اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔ اور جو دوست اس مالی جہاد میں شامل نہیں انہیں شمولیت کی تحریک کریں تا کہ ہماری زندگیوں میں اسلام کل ادیان پر غالب ہو جائے۔ اللہم آمین

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

بروز اتوار ۲۴ ستمبر ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر ایک مختصر سی تقریب میں میری ہمشیرہ عزیزہ شمیم لطیف صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف سرگودھا کا نکاح عزیزم برادرم عبد المجید خان صاحب انجینئر ابن مکرم عبد القدوس خان صاحب آف پشاور کے ساتھ جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

(ڈاکٹر عبد الشکور ۱۲۵/ہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

۱۲ ۱/۲ فی صد منافع

ٹیکس کی چھوٹ کے ساتھ

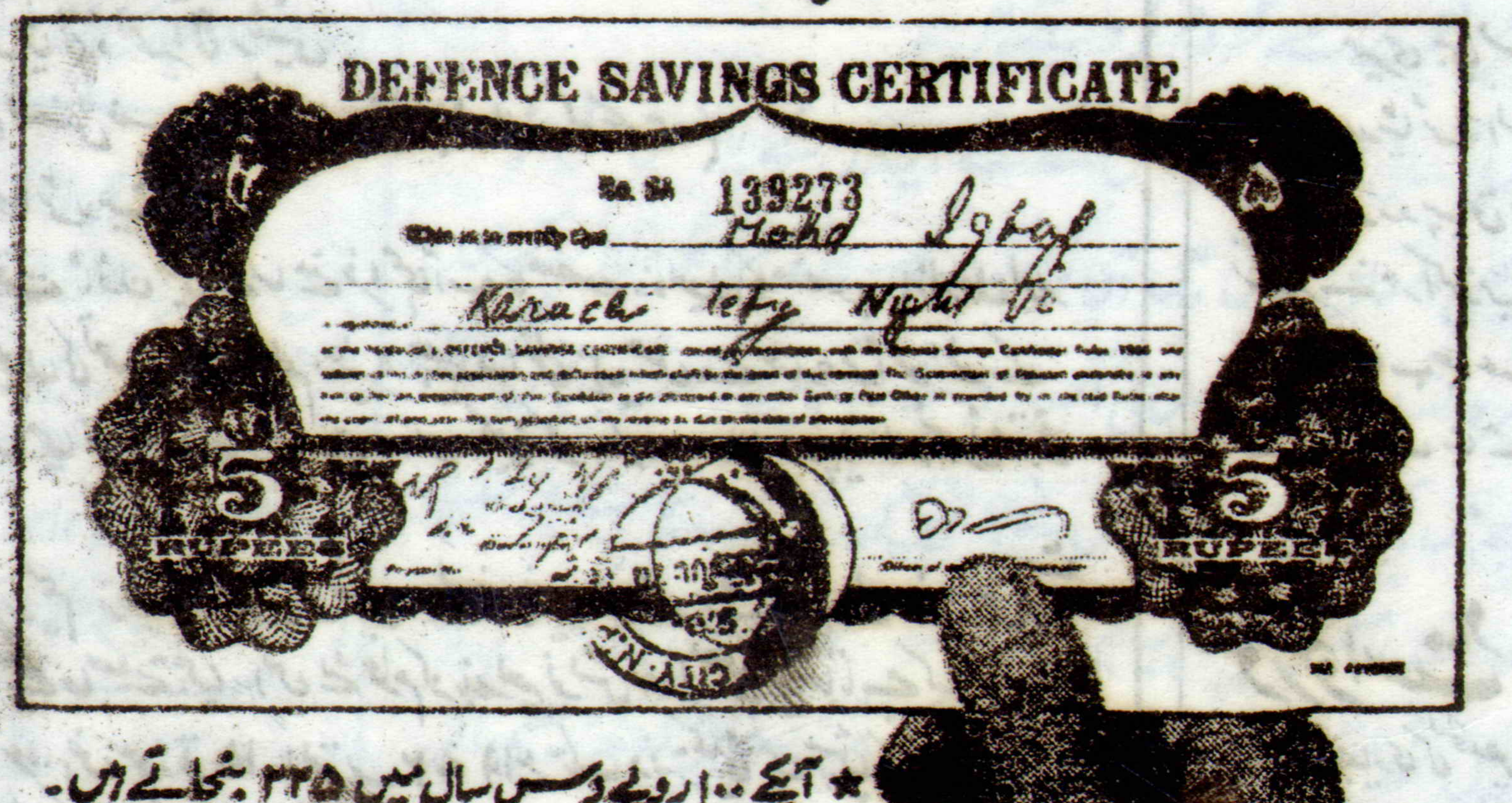

- آپکے ۱۰۰ روپے دس سال میں ۲۲۵ بنجاتے ہیں۔
- آپ کا سرمایہ اور منافع دونوں ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں
- ضرورت کے وقت ۳ ماہ بعد کبھی بھی انہیں مقررہ منافع کے ساتھ بھنایا جا سکتا ہے۔
- آپکی سرمایہ کاری سے ملک کے دفاع اور ترقی کی تعمیر ہوتی ہے

زیادہ سے زیادہ بچت کیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے تمام دفاتر، بینکوں اور ڈاک خانوں سے خریدیئے

جاری کردہ: سینٹرل ڈائرکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

CDNS-1/72

دانت نکلوا دیئے

جناب محمد حنیف صاحب مکان نمبر ۱۰ سواجی سٹریٹ کرشن نگر لاہور نے لکھا:۔

"میں نے اینٹی پائیوریا استعمال کی اس سے میری لاعلاج دانت درد اور مسوڑھوں کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا" قیمت ۱/۶ علاوہ خرچ پیکنگ ڈاک۔

ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۶

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۹ء میں انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"جہاں تک جماعتی بیداری کا تعلق ہے ہم ابھی تک اس بات میں سو فیصدی کامیاب نہیں ہوئے اس اجتماع پر ۳۱۰ مجالس کے نمائندے تشریف لائے ہیں حالانکہ مغربی پاکستان میں اس وقت تک آٹھ سو سے زیادہ مجالس ہیں۔ ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اگر ہماری تنظیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جماعت کو ہر طرح بیدار رکھا جائے تو یہ ضروری ہے کہ تمام مجالس بلکہ اگر ہو سکے تو تمام احمدی مرکز سے پختہ تعلق رکھیں۔ مرکز سے پختہ تعلق اس طرح رکھا جا سکتا ہے کہ ایک تو زیادہ سے زیادہ دوست زیادہ سے زیادہ اوقات میں مرکز میں جمع ہوں۔ اپنے دوستوں سے ملیں جو نظام چلانے پر مقرر ہیں ان سے ملیں تبادلہ خیال کریں۔ اپنی مقامی ضروریات اور مشکلات کو ان کے سامنے رکھیں اور باہمی مشورہ سے اگر کسی جگہ کوئی کمزوری پائی جاتی ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں جو ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ ر نبوت/نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے شمولیت فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظم عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس

آج مورخہ ۲۵ ۹/۷۲ کو ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بلدیہ ربوہ ضلع جھنگ نے شہر کی فلاح بہبود کے پیش نظر مندرجہ ذیل ٹیکس و ریٹ کے شیڈول میں ترمیم کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

۱۔ ترقیاتی و تعمیراتی ریٹس۔
۲۔ لائسنس فیس (لائسنس ماڈل بائی لاز کے تحت)
۳۔ واٹر ریٹ

اس وقت ٹاؤن کمیٹی کے سامنے فراہمی آب کا منصوبہ، نالیوں کا منصوبہ، بازاروں اور شاہراہوں کی تعمیر، فروغ تعلیم وغیرہ جیسے مسائل ہیں جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ اس کمیٹی کو -/۳۵۰۰۰ روپیہ سالانہ آمدنی متوقع ہے۔

تفصیل ترمیم، ترقیاتی و تعمیراتی ریٹس، لائسنس فیس، واٹر ریٹ کا جدول دفتر میں اوقات دفتر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے عوام کو بذریعہ نوٹس ھذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء تک دفتر کمیٹی میں پیش کرے۔ یہ ترمیم یکم جولائی ۱۹۷۲ء سے نافذ العمل ہوگی۔

پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۔ اعتراضات کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۵ ۱۰/۷۲
۲۔ اعتراضات و تجاویز کی سماعت جو سب کمیٹی کرے گی ۱۸ ۱۰/۷۲
۳۔ تاریخ ترسیل رپورٹ سب کمیٹی ۲۰ ۱۰/۷۲
۴۔ تاریخ انعقاد سپیشل کمیٹی برائے غور رپورٹ سب کمیٹی ۲۵ ۱۰/۷۲
۵ تاریخ ترسیل کیس بعدالت کمشنر سرگودھا و کلکٹر جھنگ ۱ ۱۱/۷۲

سید گل حسین شاہ بخاری پی سی ایس
اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ/ایڈمنسٹریٹر ٹاؤن کمیٹی ربوہ

IPL - 2383

محترم بابو عبدالعزیز صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب بابو عبدالعزیز صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی مختصر علالت کے بعد ۸ر اکتوبر کی صبح کو ۹۲ سال کی عمر میں پشاور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا جنازہ ان کے بیٹے سکواڈرن لیڈر مکرم عبدالرشید احمد صاحب پشاور سے ربوہ لائے جہاں پر ۹ر اکتوبر کو ساڑھے نو بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کثرت سے شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم بابو صاحب مرحوم نہایت مخلص نیک اور بے نفس بزرگ تھے۔ آپ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر صغیر تھے۔ محترم بابو عبدالحمید صاحب شملہ مز نگ لاہور۔ (انچارج دفتر جماعت احمدیہ لاہور) کے بڑے بھائی اور محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال کے حقیقی چچا تھے۔ ۱۹۳۵ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں اور پھر ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کی توفیق بخشی۔ وفات سے دو ماہ قبل اپنے اکلوتے بیٹے مکرم عبدالرشید احمد صاحب کے پاس تشریف لے گئے تھے جنہیں ان کی خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ وہیں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم بابو صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحوم کی اہلیہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ربوہ ان کے بیٹے اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

اِعلانِ نکاح

M.A. B.Ed

میری بیٹی قیصرہ نگہت، بی اے بی ایڈ کا نکاح چوہدری جاوید اسلم ولد چوہدری محمد اسلم صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس ساکن قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مرزا غلام نبی صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ پورن نگر سیالکوٹ شہر نے ۲ر اکتوبر ۱۹۷۲ء کو مسجد احمدیہ حلقہ پورن نگر سیالکوٹ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے مبارک بنائے۔ (آمین)

عبدالروف ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ دارالنصر غربی ربوہ

درخواست دعا: میرے والد ماسٹر چراغ دین صاحب عرصہ دو ماہ سے پیٹ درد میں مبتلا ہیں ڈاکٹر اصل بیماری کی تشخیص نہیں کر سکے۔ نہایت پریشانی ہے۔ ہر وقت بے چینی رہتی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اور کامل طور پر شفا بخشے۔ (ماسٹر بشارت احمد ہائی سکول۔ ربوہ)

سُرمہ حمید

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

"سُرمہ حمید آنکھوں کے لئے نعمت ہے، جب دو سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی اور خاصہ سکون میسر آگیا ہے" قیمت:- ۵۰ / ۲

المنار دواخانہ۔ ربوہ